سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ بحیثیت مبلغ اسلام

تحریر: استاذ العلماء مفتی محمد گل احمد خاں عتیقی، شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ، لاہور

بتکدۂ ہند میں یوں تو عرصہ سے تبلیغ اسلام اور تزکیہ نفس کا سلسلہ شروع تھا علماء و مشائخ نور اسلام کی شمع کو روشن کرنے کے لیے بڑی محنت، لگن اور جانفشانی سے کام کر رہے تھے اور پھر حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہند آمد سے مسلمان مبلغین کو بڑا سہارا ملا تو وہ انتہائی عزم و ہمت اور حکمت و دانائی سے تبلیغ اسلام میں سرگرم عمل ہو گئے مگر مدتوں سے رچے بسے باطل عقائد و نظریات کو زنگ آلود دلوں سے نکال باہر پھینکنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اس لیے اس اہم فریضہ کی تکمیل کے لیے کسی ایسے مرد کامل اور مرد حق آگاہ کی ضرورت تھی جو اپنے علم و فضل، زہد و تقوی، عمدہ کردار، حسن گفتار، خوش خلقی کی بدولت پر اثر اور دلنشین انداز میں اسلام کی تبلیغ کرے جس سے متاثر ہو کر لوگ اسلام قبول کریں چنانچہ اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے سلطان الاولیاء، مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو منتخب فرمایا۔

آپ کا اسم گرامی علی، کنیت ابو الحسن، لقب داتا گنج بخش ہے اور والد بزرگوار کا نام نامی عثمان ہجویری ہے۔ آپ کی پیدائش غزنی کے مشہور محلہ ہجویر میں ہوئی۔ آپ علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے اور آپ کا خاندان علم و فضل میں یکتائے روزگار تھا۔ اس لیے آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر ہی حاصل کی اور اپنے ہی خاندان کے بزرگوں سے روحانی فیض بھی حاصل کیا۔

جب آپ ابتدائی تعلیم کے مراحل میں تھے تو اس وقت جہاں سلاطین غزنی کی فتوحات کی وجہ سے غزنی دنیاوی مال و دولت سے مالا مال تھا وہاں سلاطین غزنی خصوصاً حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اسلام اور علوم اسلامیہ سے محبت اور علماء نوازی کی وجہ سے غزنی علوم و فنون، روحانیت اور ارباب فضل و کمال کا مرکز بنا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غزنی کے نامور علماء کرام سے علوم و فنون اور تفسیر و حدیث و فقہ کی تکمیل فرمائی اور جلیل القدر مشائخ سے روحانی فیض حاصل کیا۔

غزنی کے مقتدر مشائخ اور جید علماء کرام سے ظاہری علوم اور باطنی کمالات سے فیضیاب ہونے کے بعد آپ نے سیر و سیاحت کی زندگی اختیار کر لی۔ سیر و سیاحت کرشمہائے قدرت کے مشاہدے سے لطف اندوز ہونے کا ذریعہ بھی ہے اور تبلیغی مشن کا ایک حصہ بھی کیونکہ اس سے لوگوں کی عادات و خصائل اور مزاج شناسی کا ملکہ بھی حاصل ہوتا ہے اور مصائب و مشکلات پر صبر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے جس سے تبلیغ اسلام کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش کی دوربین اور دور اندیش شخصیت نے بھی انہی مقاصد کے حصول کے لیے سیر و سیاحت کو اپنایا اور پھر آپ نے شام و عراق، بغداد و آذربائیجان، ہندوستان، طبرستان و خراساں، ترکستان و حجاز مقدس علاوہ ازیں دیگر بکثرت شہروں کا ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کا سفر کیا اور اسی سیر و سیاحت کے دوران آپ نے دو مرتبہ حج کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس دوران آپ نے ان گنت علماء و مشائخ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ صرف خراسان میں آپ نے تین صد کے لگ بھگ مشائخ سے ملاقات کی۔ شیخ ابو الفضل محمد بن حسن ختلی کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے اور ان کے علم و فضل، معرفت و عرفان، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت

اور ظاہری و باطنی کمالات سے مستفیض ہو کر معرفت و حق آگاہی کی منازل طے کیں۔

اپنے مرشد کامل کی ہدایت کے مطابق تبلیغ اسلام کی خاطر ہزاروں میل کا پیدل سفر کر کے مصائب و مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے جب آپ خطہ لاہور میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کو سخت ناموافق حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ لاہور کفر و شرک کا مرکز بنا ہوا تھا حریص، لالچی، شاطر اور گمراہ لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے لوگوں کا مال و متاع لوٹنے پر ہی اکتفا نہ کرتے بلکہ انہیں بے دینی اور گمراہی کی راہوں پر چلانے کے لیے ہر حربہ استعمال کرتے۔ ہندو برہمنوں، شعبدہ باز جوگیوں اور جادوگروں کا بڑا زور شور تھا۔ آپ نے تشریف لاتے ہی شعبدہ بازی کے اس گمراہ کن طلسم کو خاک میں ملا دیا۔ آپ نے اس مبارک مقام کو اپنا مستقر و مسکن بنایا جہاں آج آپ کا مزار پرانوار ہے۔ آپ نے تشریف لاتے ہی تبلیغی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ جوگیوں کو یہ سرگرمیاں ناگوار معلوم ہوئیں تو انہوں نے اشاعت اسلام کو روکنے اور آپ کے تبلیغی مشن کو ناکام بنانے کے لیے آپ کا محاصرہ شروع کر دیا۔ جوگیوں کے سردار رائے راجو نے آپ کے قرب و جوار میں ہی ڈیرہ جما لیا۔ رائے راجو کے ساتھ آپ کے معرکہ کا آغاز اس طرح ہوا کہ ایک دن ایک بڑھیا دودھ کی ایک مٹکی سر پر اٹھائے ہوئے رائے راجو کی نذر کرنے جا رہی تھی۔ جب بڑھیا حضرت داتا صاحب کے پاس سے گذری تو آپ نے اس سے دودھ خریدنا چاہا مگر بڑھیا نے یہ کہتے ہوئے دودھ فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ یہاں سے چند قدم کے فاصلے پر رائے راجو نامی ایک جوگی رہتا ہے یہ دودھ اسے دینا از بس ضروری ہے کیونکہ اگر یہ دودھ اسے نہ پہنچایا جائے تو ہمارے جانوروں کے تھنوں میں دودھ کے بجائے خون آنا شروع ہو جاتا ہے آپ نے بڑھیا کے شدید انکار کے باوجود دوبارہ اس سے دودھ کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بڑھیا! اگر تو یہ دودھ ہمیں عنایت کر دے تو اللہ تمہارے جانوروں کے دودھ میں برکت اور اضافہ فرما دے گا۔ بڑھیا آپ کی نگاہ ولایت سے متاثر ہو کر دودھ کی مٹکی آپ کی خدمت میں پیش کر کے واپس گھر چلی گئی۔ جب دوسرے دن اس نے اپنے جانوروں کو دوہنا شروع کیا تو گھر کے تمام برتن دودھ سے لبریز ہو گئے مگر اس کے باوجود جانوروں کے تھنوں میں دودھ کی کثرت اور روانی موجود تھی۔ آپ کی اس کرامت کا لوگوں میں بڑا چرچا ہوا اور دوسرے لوگ جوگیوں کے بجائے آپ کو دودھ اور نذرانے پیش کرنے لگے۔ جو دودھ لے کر یا ویسے ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو دولت ایمان سے مشرف واپس لوٹتا۔ آپ کی ایک معمولی سی توجہ سے ہر طرف ہلچل مچ گئی اور باطل کے ایوان تھرانے لگے۔

آپ نے رائے راجو کو ہر چند سمجھانے بجھانے کی کوشش کی کہ ہم کوئی شعبدہ باز نہیں ہٹ دھرمی نہ کرو مگر وہ آپ کی حقیقت پسندانہ بات کو کمزوری سمجھ کر باز نہ آیا اور فضا میں اڑ کر شعبدہ بازی کا کرتب دکھانا شروع کیا۔ آپ کے ایک ہی اشارے سے آپ کی پاپوش نے چند ہی لمحوں میں اسے زمین پر پٹخ دیا۔ زمین پر گرتے ہی اسے حق کے جلوے نظر آنے لگے وہ اٹھا اور معافی کی درخواست کرتے ہوئے کلمہ حق پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ رائے راجو کے قبول اسلام سے شعبدہ بازی دم توڑ گئی اور اس کے اسلام لانے کی خبر دور دور تک پہنچ گئی۔ جس سے تبلیغ اسلام کے لیے حالات سازگار ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ آپ کی شبانہ روز محنت اور مساعی جمیلہ سے لوگ گروہ در گروہ، قافلہ در قافلہ، لشکر در لشکر اور فوج در فوج مشرف بہ اسلام ہونے لگے۔ خطہ پنجاب میں دور دور تک توحید کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ لاہور جو کل تک باطل قوتوں کا اڈہ تھا اب اسلام کا مرکز اور مضبوط قلعہ بن گیا۔ لاہور میں آپ کا مزار پرانوار آج بھی مرجع خلائق اور فیوض و برکات کا منبع بنا ہوا ہے جو آپ کی تبلیغی خدمات کا شاہد عدل اور جیتا جاگتا ثبوت ہے۔